ابلاغی قوت

سیف اللہ سپرا

روپرٹ مردوخ 'شہنشاہِ عالم!'

دنیا میں اس وقت زمینوں کی بجائے ذہنوں پر حکومت کی جاتی ہے اور ابلاغی قوت کے بھرپور استعمال سے افراد اور حکومتوں کی کایا پلٹی جاتی ہے۔ اس ابلاغی قوت کا بھرپور استعمال جس طرح یہودی کرتے ہیں، افسوس کہ مسلمانوں کو اس کا ادراک وشعور نہیں۔ دنیا کے مالدار لوگ اگر مسلمان ہیں تو ان کی دولت سے بھی فائدہ غیر مسلم ہی اُٹھاتے ہیں جو صرف تحفظ کے نام پر یورپی بنکوں میں پڑی گلتی سڑتی ہے جس سے یا تو مغربی معیشت ترقی کرتی ہے یا پھر اس دولت کو امن عالم کو درپیش خطرہ کے نام پر منجمد کرکے ہضم کرلیا جاتا ہے۔ دوسری طرف روپرٹ مردوخ نامی شخص نے اپنی دولت کا بامقصد استعمال کرکے ایک عظیم مثال قائم کی ہے۔ ایسی عظیم الشان ابلاغی قوت کا مالک شخص اپنے ذرائع ابلاغ کے ذریعے دنیا کو تصویر کا جو رخ دکھانا اور جن نظریات کو لوگوں کے ذہنوں میں اُتارنا چاہتا ہے، اس میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ عام لوگ تو ایک طرف، پڑھے لکھے لوگ اور اہل دانش حضرات بھی معلومات کے جس پہلو سے آگاہ ہوتے ہیں، اپنے فکر وفلسفہ کی تشکیل وتعمیر اسی بنیاد پر کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے روپرٹ مردوخ واقعتاً ایک شہنشاہ ہے جو ذہنوں پر حکومت کرتا ہے۔ یہودی قوم کے اس نامور سپوت کی ابلاغی قوت کی ایک جھلک ملاحظہ کریں اور پردۂ تخیل میں اندازہ لگائیں کہ ابلاغ کے ہتھیار کو کیسے کیسے استعمال کیا جاتا اور من مانے نتائج کیسے حاصل کیے جاتے ہیں۔ مسلم عوام کی ترجیحات تبدیل کرنے کے لئے 'سافٹ پاور' میں ابلاغی قوت کا استعمال سرفہرست ہے۔ اس دور میں ابلاغ کا یہ ہتھیار نہ صرف اختیار اور شہرت عطا کرتا ہے بلکہ دولت کے انبار بھی اپنے ساتھ لاتا ہے۔ کاش کہ مسلمانوں کو اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو اپنے لئے استعمال کرنے کا ہی شعور حاصل ہوجائے۔ (حسن مدنی)

۷۳ سالہ روپرٹ مردوخ دنیا بھر میں ۱۷۵/ اخبارات کے مالک ہیں، ان کے متعدد ٹی وی چینل بھی چل رہے ہیں۔ آیئے ان کی ابلاغی سلطنت کی ایک جھلک ملاحظہ کریں:

دنیا بھر میں پھیلا ہوا مضبوط ابلاغی نیٹ ورک

برطانیہ: برطانیہ کے ذرائع ابلاغ پر ان کا قبضہ واختیار سب سے مضبوط ہے، جہاں پر

www.KitaboSunnat.com

ان کا 'سکائی Sky ٹی وی' چینل ہے جس کے برطانیہ اور آئرلینڈ میں ٦٦ لاکھ ناظرین ہیں۔ مردوخ نے ۱۹۶۹ء میں 'دی سن' اور 'نیوز آف دی ورلڈ' خریدے۔ 'دی ٹائمز' اور 'سنڈے ٹائمز' ۱۹۸۱ء میں خریدے اور ان کی سرکولیشن ایک کروڑ تک ہے جو کل مارکیٹ کا ۳۰ فیصد ہے اور ہاؤس آف لارڈز کی طرف سے کمیونی کیشن بل پاس ہونے کے بعد وہ 'چینل ۵' کے ۲۰ فیصد حصص خرید سکتے ہیں۔

امریکہ میں انہوں نے ٹی وی چینل اور اخبارات خریدنے کے لئے اپنی شہریت بھی بدل لی۔ معروف فلم پروڈکشن ہاؤس ٹویٹنتھ سنچری فاکس ۱۹۸۵ء میں ۵۷ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر میں خریدا اور اس ادارے نے ہی دنیا کی سب سے کامیاب فلم 'ٹائی ٹینک' بنائی۔ امریکہ میں ان کا 'فاکس نیوز' کیبل نیوز چینل بھی ہے جس نے امریکہ کے مقبول چینل 'سی این این' کو بھی شکست دے دی۔ اس کے علاوہ 'فاکس ٹی وی' ہے جو امریکہ کا چوتھا بڑا ٹی وی نیٹ ورک ہے۔ اس چینل نے سمپنز اور جوئیے ملیئر جیسے مقبول شو پیش کئے۔ اس کے علاوہ امریکہ میں ان کا 'ہارپر کولنز' کے نام سے ایک پبلشنگ ہاؤس ہے جس کا شمار دنیا کے چند بڑے پبلشنگ ہاؤسز میں ہوتا ہے، اس پر انہوں نے ۸۰ کروڑ ڈالر خرچ کئے۔

اٹلی میں ان کے ٹی وی چینل کی اجارہ داری ہے جہاں پر اُنہوں نے ۸۳ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر کا سیٹلائٹ ٹی وی 'ٹیلی پوی' خریدا۔ اس کے علاوہ انہوں نے اٹلی میں ہی 'سٹریم' جسے سکائی اٹالیہ بھی کہتے ہیں قائم کیا جس کے ۲۰ لاکھ ناظرین ہیں۔

چین میں انہوں نے ۲۰۰۱ء میں 'سٹار ٹی وی' کے قیام کی اجازت حاصل کی۔ یہ چینل گوانڈانگ صوبے میں قائم کیا جائے گا اور ایک اندازے کے مطابق اس چینل کے چار کروڑ دس لاکھ ناظرین ہوں گے۔ یاد رہے کہ چین میں سرکاری طور پر کیبل ٹی وی نہیں ہے۔

بھارت میں ان کی سلطنت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جہاں ان کا 'سٹار ٹی وی' نمبر ون تفریحی پلیٹ فارم ہے جو ۱۱ چینلوں پر دلچسپ پروگرام پیش کر رہا ہے۔

آسٹریلیا تو مردوخ کی پرانی شکارگاہ ہے جہاں پر ان کا ٹی وی چینل 'فاکس ٹیل' سب

سے بڑے نیٹ ورک کے پچیس فیصد کو کنٹرول کررہا ہے۔ آسٹریلیا میں ان کا اخبار 'دی آسٹریلین' شائع ہوتا ہے۔ وہ آسٹریلیا میں تمام اخبارات کے پچاس فیصد کو کنٹرول کررہے ہیں۔آسٹریلیا میں ان کا 'فاکس سٹوڈیوز' کے نام سے ایک بہت بڑا پروڈکشن ہاؤس ہے جس سے دی میٹرکس، سیکولرز مشن، امپوسیبل ۲ اور سٹار اورز، ایسی سوڈچ جیسی فلمیں عکس بند کی گئیں۔ یہ سٹوڈیو آسٹریلیا کے خوبصورت شہر سڈنی میں بنایا گیا ہے۔

جاپان میں 'سکائی پرفیک ٹی وی' کے نام سے ایک ٹی وی چینل ہے جو اس پے ٹی وی نیٹ ورک کے ۱ء۸ فیصد کو کنٹرول کرتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس کے ۳۴ لاکھ ناظرین ہیں۔

ابلاغی سلطنت کی توسیع

مردوخ نے ترقی کی منازل بڑی تیزی سے طے کرلی ہیں۔ سال ۲۰۰۳ء ان کے لئے بہترین تھا۔ بھارت میں وزارتِ اطلاعات ونشریات نے وہ نظام بدل دیا جس کے تحت سٹار ٹی وی کی اشتہارات کی آمدنی میں کمی ناگزیر تھی،دوسری طرف برطانیہ میں ہاؤس آف لارڈ نے کمیونی کیشن بل پاس کیا جس کے بعد چینل فری چلانے کی راہ ہموار ہوگئی۔ امریکہ میں 'فیڈرل کمیونی کیشن کمیشن' نے ایک بل پاس کیا جس کے باعث ایک ہی جگہ پر اخبارات، ٹیلی ویژن اور ریڈیو کی ملکیت پر پابندی ختم ہوگئی۔ مردوخ نے ہیوز الیکٹرانکس کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جس کے بعد وہ ڈائریکٹر ٹی وی کے ۳۴ فیصد حصص کے مالک بن جائیں گے اور اس طرح امریکہ میں ایک بڑا سیٹلائٹ ٹی وی پلیٹ فارم مل جائے گا اور ایک کروڑ دس لاکھ ناظرین تک اپنی نشریات پہنچا سکیں گے۔

مردوخ کو 'باس آف دی ورلڈ' کہا جاتا ہے۔۷۳ سالہ یہ خوبصورت شخصیت تقریباً سات ارب ڈالر کی مالک ہے اور دنیا بھر میں ان کے ۱۷۵ اخبارات ہیں۔ بے شمار ٹی وی چینلز کے بھی مالک ہیں۔ٹوینتھ سنچری فاکس کے نام سے ایک بہت بڑا فلم سٹوڈیو ہے جہاں ان کی فلم ٹائی ٹینک بنی، اس فلم نے دو ارب ڈالر سے زائد کا بزنس کیا ہے، فاکس نیوز بھی انہی

کا چینل ہے جو امریکہ میں نمبر ون کیبل نیوز چینل ہے۔

بھارت میں مردوخ کی سلطنت میں دن بدن وسعت آ رہی ہے۔ جہاں پر اُنہوں نے ۱۹۹۳ء میں ۲۵ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کے عوض سٹار ٹی وی کے ۶۴ فیصد حصص خرید کر اپنی سلطنت کی ابتدا کی۔ اس کے بعد وہ سٹار ٹی وی کے سو فیصد حصص اور کیبل کمپنی ہاپتھاوے کے ۲۶ فیصد حصص کے مالک بن گئے۔

مردوخ اپنے اس میڈیا کے ہتھیار کو سیاست دانوں اور سیاسی پارٹیوں کی حمایت میں استعمال کرنے میں بھی مشہور ہیں۔ برطانیہ میں یہ ماگریٹ تھیچر کے حامی ہیں، انہوں نے ٹونی بلیر کی بھی حمایت کی، امریکہ میں یہ جارج ڈبلیو بش کے حامی ہیں اور عراق کے خلاف جنگ کو اخلاقی طور پر درست تصور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جنگ اس لئے لڑی جارہی ہے کہ تیل کی قیمت ۲۰ ڈالر فی بیرل تک کم ہوجائے گی۔ چین میں اُنہوں نے سٹار ٹی وی کی اجازت حاصل کی، اس سے قبل کیبل چینل فونیکس میں ان کے ۳۴ فیصد کے حصص تھے۔

ابلاغی قوت کا استعمال

۱۹۹۴ء میں جب وہ پہلی دفعہ بھارت گئے تو اثر ورسوخ کے حوالے سے شہرت ان سے پہلے ہی بھارت پہنچ چکی تھی۔ فٹ بال کے طور پر مردوخ اس وقت کے بھارتی وزیراعظم نرسیما راؤ سے بھی ملے اور انہیں قیمتی تحائف پیش کئے۔ اس ملاقات میں شامل ایک اہم شخصیت کے مطابق نرسیما راؤ نے مردوخ سے کہا کہ میں اُمید رکھتا ہوں کہ مجھے اقتدار سے ہٹانے یا اس ملک کی سیاست میں مداخلت کرنے کے حوالے سے آپ کا کوئی پروگرام نہیں ہوگا۔

برطانوی اخبار ڈی گارڈین نے مردوخ کے بارے میں لکھا ہے کہ اگر روپرٹ مردوخ کسی کو بناتا ہے تو اس کا سیاسی مستقبل ختم بھی کردیتا ہے۔

مثال کے طور پر ۱۹۷۵ء میں آسٹریلیا کے گوف وٹلام کے خلاف مردوخ نے آسٹریلیا میں ہی اپنے اخبار 'دی آسٹریلین' کے ذریعے مہم چلائی اور لکھا کہ گوف آسٹریلیا کے خلاف ہے۔ اس مہم کا ہی نتیجہ تھا کہ عام انتخابات میں لیبر پارٹی کو شکست ہوگئی۔ آسٹریلیا میں مردوخ کے

www.KitaboSunnat.com

اثر ورسوخ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہاں پر کوئی غیر ملکی کمپنی کو کسی ٹی وی سٹیشن میں پندرہ فیصد حصص سے زائد یا کسی بڑے اخبار کے پچیس فیصد حصص سے زائد ملکیت کی اجازت نہیں۔ لیکن مردوخ نے اسی سال لابنگ کرکے اس قانون کو تبدیل کرا دیا اور وہاں پر اب ایک نیوز کارپوریشن پچاس فیصد اخبارات کو کنٹرول کرتی ہے۔ ٹیلی ویژن نیٹ ورک بھی خرید سکتی ہے، اس کی نیوز کارپوریشن کی آمدنی ۱۹۵۱ء میں صرف پچاس ہزار ڈالر تھی۔

مردوخ کی شخصیت اور دولت

اب اس شخص نے جو ترقی کی ہے اس کے بارے میں ٹائم میگزین نے لکھا ہے کہ امریکہ میں یہ چوتھا طاقتور اور بڑا آدمی ہے۔ اس کی نیوز کارپوریشن کی آمدنی ۲۰۰۲ء میں پندرہ ارب ڈالر تھی مردوخ کے پاس بے شمار ہیرے بھی ہیں۔ مردوخ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ خطرات سے نہیں ڈرتا بلکہ یہ زیادہ مناسب ہے کہ وہ خطرات سے کھیلتا ہے بعض ایسے کام جو عام آدمی شروع کرتے کئی بار سوچتا ہے، یہ شخص اس کو آسانی سے کرلیتا ہے۔

مردوخ ہمیشہ بڑا اور مستقل فائدہ سوچتا ہے۔ اس نے ۱۹۸۵ء میں اپنی شہریت محض اس لئے تبدیل کرلی کہ امریکہ میں غیر ملکیوں پر جو ٹی وی چینل قائم کرنے کی پابندی تھی، اس کی زد میں نہ آئے چنانچہ اُنہوں نے ۱۹۸۵ء میں امریکہ میں میٹرو میڈیا ٹی وی سٹیشن خرید لیا۔

امریکہ اور برطانیہ میں مردوخ کو ایک طاقتور ترین شخص سمجھا جاتا ہے اور ان کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ ناقابل یقین کام کرنے کے ماہر ہیں۔ انہوں نے جب امریکہ میں فوکس ٹی وی شروع کیا تو پہلے سے قائم ٹی وی چینلز کو پیچھے چھوڑ گئے۔ برطانیہ میں اُنہوں نے ٹی وی ٹائمنر کی قیمت انتہائی کم کردی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کا حریف اخبار جس کی سالانہ آمدنی ۱۹۹۳ء میں ۶ کروڑ سٹرلنگ پونڈ تھی، کم ہوکر ۱۹۹۶ء میں صرف ۱۰ لاکھ پونڈ رہ گئی۔

('نوائے وقت' لاہور ......سنڈے میگزین : ۲۵ رجولائی ۲۰۰۴ء)

www.KitaboSunnat.com